سورہ روم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ○ ایت نمبر(۳۱-۳۲)

وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ○ مِنَ الَّذِيۡنَ فَرَّقُوۡا دِيۡنَهُمۡ وَكَانُوۡا شِيَعًا كُلُّ حِزۡبٍ بِمَا لَدَيۡهِمۡ فَرِحُوۡنَ ○

ترجمہ: اورنہ ھوجانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنھوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ھر فرقہ اس(طریقے)پر جو ان کے پاس ھے مگن ھے ۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

[5ذوالحجہ 1431ھ بمطابق12نومبر 2010]

عنوان

دوسرا حصہ

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ھیں

زیراھتمام شعبہ دینی امور جوھری ٹرسٹ (جامع مسجد محمدی نئی آبادی اثاری سروبہ لاھور)

نوٹ:ھم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاھتے ھیں کہ الحمد اللہ ھمارا کسی فرقہ کسی مسلك کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نھیں ھے ھمارا عزم ھے کہ ھم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت لسانیت فرقہ واریت) کو ختم کرنا ھے اور بھترین معاشرہ بناناھے اس کیلئے ھم نے ایك انسانی کوشش شروع کی ھے اور ھر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رھتا ھے لھذا ھماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نور قرآنی ھے اور جھاں کھیں غلطی نظر آئے وہ ھماری اپنی کوتاھی ھے اس ادنٰی سی کوشش کو آپ تك پھنچانے کیلئے خطبات کا سلسلہ ایك کڑی ھے ھم امید رکھتے ھیں کہ آپ ھماری اس کاوش کو سراھیں گے اور آپ کو ھم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے ۔ اللہ پاك ھمیں استقامت دے اورمعاشرتی بھتری کیلئے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ امین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوھری صاحب

صدر جوھری ٹرسٹ و جامع مسجد محمدی

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹر نیٹ پر بھی دیکھ سکتے ھیں:

www.Johritrust.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ اَوْفُوْ عَہْدَہٗ

اَمَّا بَعْدُ۔

فَاَعُوْذُ بِا اللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّ جِیْم ○

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّ حِیْم○

فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُراٰنِ مِنْ قَبْلِ اَیُّقْضٰی اِلَیْکَ وَحْیُہٗ وَقُلْ رَّ بِّ زِدْعِلْمًا○ (سورہ طٰہٰ:۱۱٤)

ترجمہ:پس بلند و برتر ھے اللہ بادشاہ حقیقی ،اور مت جلدی کرو قرآن پڑھنے میں اس سے پہلے کہ پوری پھنچے تم تك اس کی وحی ا ور دعا کرو اے میرے رب !زیادہ عطا کر مجھے علم

صَدَ قَ اللّٰہُ الْعَظِیْمِ وَصَدَقَ رَسُوْلِہِ النَّبِیّ الْکَرِیْم ○

معزز سامعین کرام! آ ج کے خطبه کا عنوان ستاروں سے آگے جھاں اور بھی ھیں۔ کا دوسرا حصه ھے رب حق سے د عاھے که رب ھمیں اپنے عنوان پر قرآن کے مطابق گفتگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ آج کے عنوان سے حیران ھونگے که شعر کا ایك مصرعه ھے ۔مگر یه مصرعه اپنے اندر کئیں عنوانات رکھتا ھے سادہ انداز میں اگر بات شروع کی جائے تو یوں سمجھیں که مسلمانوں کو جن القاب سے آج پکارا جا رہا ھے جاھل ،شر پسند،دھشت گرد،انتھا پسندیه القاب مسلمانوں کی غفلت کا منه بولتا ثبوت ھے تاریخ قرطبه گواہ ھے که مسلمان جب بیدار تھے تو تعلیمی میدان میں سائنسی میدان میں،طبی میدان میں عملی میدان میں انکا ثانی نھیں تھا ۔انصاف ،اخلاق ،مساوات مسلمانوں کی پھچان تھی ۔مسلمانوں کا تعلیمی کردا ر کیا تھا ذرا تاریخ میں جھانکئیے۔

سیّدنا یوسفؑ اور خوابوں کی تعبیر کا علم:

سیدنا یوسفؑ اس دنیا میں علم تعبیر الرئو یا لے کر آئے ۔جسے خوابوں کی تعبیر کا علم کھتے ھیں۔جب حضرت یوسفؑ جیل میں تھے اس وقت آپ نے دو آدمیوں کے خوابوں کی تعبیر بتائی۔تعبیر کے مطابق ان میں سے ایك قتل ھو گیا اور دوسرے کو معافی مل گئی ۔ایك دفعه باد شاہ نے خواب دیکھا ۔اسے اس خواب کی تعبیر بتانے والا کوئی شخص نظر نه آیا ایك آدمی نے بادشاہ سے کھا ،بادشاہ سلامت!جیل میں ایك آدمی ھے میں اس سے اس خواب کی تعبیر پو چھتا ھوں ۔چنانچه حضرت یوسفؑ نے اس خواب کی ایسی تعبیر بتائی جو بادشاہ کے دل کو بھا گئی۔حتیٰ که ایك ایسا وقت آیا که بادشاہ نے اپنا تخت و تاج حضرت یوسفؑ کے حوالے کردیا ۔

ایك اهم نکته:

یهاں پر ایك نکته غور طلب هے ۔الله تعالیٰ نے سیدنا یوسفؑ کو دو چیزوں میں امتیاز عطا کیا تھا ۔ایك حسن میں اور دوسرا علم التعبیر میں۔نبیؑ نے ارشاد فرمایا که میرے بھائی یوسف صبیح تھے۔اتنے خوب صورت گورے چٹے تھے زنانِ مصر دیکھ کر کهنے لگیں ۔ مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ(یوسف:۳۱) که یه کوئی انسان نهیں هے بلکه یه تو کوئی مکرم فرشته هے ۔جو دیکھتا تھا دل دے بیٹھتا تھا ۔

حضرت یوسفؑ جب جوانی کی عمر کو پهنچے تو الله تعالیٰ نے ان کو علم عطا کیا ۔ چنانچه قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔ فَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا (یوسف:۲۲) جب وه بھر پور جوانی کی عمر کو پهنچے تو هم نے ان کو علم عطا کیا۔ اس میں کون سا علم خصوصیت کے ساتھ تھا ؟قرآن مجید میں هے ۔ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ خوابوں کی تعبیر کا علم تھا ۔

یهاں سمجھنے کی بات یه هے که جب ان کو بھائیوں نے کنو یں میں ڈالا اور وه نکالے گئے تو نکالنے والوں نے ان کو بیچا ۔اس وقت ان کے پاس ان دو نعمتوں میں سے ایك نعمت تھی۔حسن اور جمال والی نعمت ۔ان کو حسن اور جمال ماں کے پیٹ سے ملا تھا اور جب اٹھتی جوانی هو تو پھر تو حسن اور بھی دلکش هوتا هے ۔ان کے پاس حسن کی انتها تھی ۔اس وقت ان کو بیچا گیا ۔ان کی قیمت بھلا کتنی لگی ؟قرآن مجید نے اس سوال کا جواب یوں دیا۔وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ (یوسف:۲۰)چند کھوٹے سکے ۔معلوم هوا که جب حسن علم سے علیحده هوتا هے تو اپنی قد ر کھو دیتا هے ۔الله کے هاں نمٹ حسن کی کوئی قیمت نهیں۔حسن والوں کے لیے کتنی عبرت کی بات هے که حسنِ یوسف کی قیمت دو تین کھوٹے سکے لگ رهی تھی ۔حسن کی پوجا کرنے والے چند کھوٹے سکے کی متاع کے پیچھے بھاگ رهے هوتے هیں۔عبرت حاصل کرنے کا مقام هے ۔

الله تعالیٰ نے جب حضرت یوسفؑ کو علم عطا فرمادیا تو ان پر امتحان آیا ۔بالآخر الله رب العزت نے ان کو اس آزمائش میں کامیاب فرمادیا ۔جیل میں بھی گئے اور بالآخر ایك وه وقت بھی آیا جب ان کو جیل سے نکالا گیا اور پو چھا گیا که اب قحط آئے گا تو آپ هی بتائیں که هم اس آزمائش کا سامنا کیسے کریں۔فرمایا ۔ اجْعَلْنِيْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ (یوسف:۵۵) مجھے آپ فنانس منسٹر یعنی خزانوں کا والی بنادیں۔چنانچه ان کو فنانس منسٹر بنادیا گیا۔ اب دیکھیں که الله رب العزت علم کے ذریعے عزت دے رهے هیں۔عزت بھی کیا ملی که تخت پر بیٹھ کر خزانے تقسیم کر رهے هیں ۔

ایك وہ وقت بھی آیا جب بھائی غلہ لینے کے لیے آئے ۔حضرت یوسفؑ نے ایك حیلے سے اپنے بھائی بنیا مین کو اپنے پاس رکھ لیا ۔پھر دوبارہ بھائی آئے تو کھنے لگے ،۔یَآ اَیُّھَا الْعَزِیْزُ اے عزیز مصر! مَسَّنَا وَاَھْلَنَا الضُّرُّ ھمیں اور ھمارے اھل خانہ کو تنگدستی نے بے حال کردیا ھے ۔ وَجِئْنَا بِبِضَا عَۃٍمُّزْ جَاۃٍھم ایسی قیمت لائے ھیں جو پوری بھی نھیں ۔ فَاَوْفِ لَنَا الْکَیْلَ آپ ھمیں غلہ پورا دے دیں ۔وَتَصَدَّقْ عَلَیْنَااور ھم پر صدقہ اور خیرات کر دیں ۔ اِنَّ اللّٰہَ یَجْزِالْمُتَصَدِّقِیْنَO اللہ تعالیٰ صدقہ دینے والوں کو جزادیتے ھیں ۔ جب حضرت یوسفؑ نے یہ دیکھا کہ میں بھی نبیؑ کا بیٹا ھوں اور یہ بھی نبی کے بیٹے ھیں

اور یہ میرے سامنے کھڑے بھیك مانگ رھے ھیں تو اس وقت انھوں نے ان سے پوچھا ۔مَا فَعَلْتُمْ بِیُوْسُفَ تم نے یوسف کے ساتھ کیا سلوك کیا تھا ؟یہ سن کر ان کی آنکھیں کھل گئیں اورپوچھنے لگے ،اِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُکیا آپ یوسفؑ ھیں؟ انھوں نے فرمایا ۔اَنَا یُوْسُفُ ھاں میں یوسفؑ ھوں ۔وَھٰذَا اَخِیْ اور یہ میرا بھائی بنیا مین ھے ۔ قَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَیْنَا تحقیق اللہ تعالیٰ نے ھم پر احسان فرمادیا۔

اِنَّہٗ مَنْ یَّتَّقِ وَیَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَالْمُحْسِنِیْنَO (یوسف:۹۰) کہ جو انسان اپنے اندر تقوٰی اور صبر و ضبط کو پیدا کر لیتا ھے اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نھیں کیا کرتے ۔ھر دور اور ھر زمانے میں جو حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی طرح نفس کا پجاری بنے گا اللہ تعالیٰ اسے فرش پر کھڑا کریں گے اور جو حضرت یوسفؑ کی طرح تقوٰی والی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ اسے عرش پر بٹھائیں گے۔

سیدنا دائودؑ اور زرہ بنانے کا علم :

حضرت دائودؑ کو اللہ تعالیٰ نے لوھے سے زرہ بنانے کا علم عطا کیا ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ھیں۔

وَاَلَنَّا لَہُ الْحَدِیْدَ (سباء:۱۰)کہ ھم نے ان کے لئے لوھے کو نرم کردیا ۔وہ لوھے کی کڑیاں بناتے تھے پھر ان کو جوڑ کر زرہ بناتے تھے جو اس دور میں جنگ میں کام آتی تھی ۔اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ خاص علم دیا تھا جس کا تذکرہ اللہ رب العزت نے قرآن میں یوں فرمایا ۔وَعَلَّمْنٰہُ صَنْعَۃَ لَبُوْسٍ لَّکُمْ (الانبیاء:۸۰)کہ ھم نے ان کو لباس (زرہ)بنانے کا علم دیا ۔اس علم کی وجہ سے اللہ رب العزت نے ان کو شاھی عطا فرمائی ۔حالانکہ حضرت دائودؑ کے والد تو بادشاہ نھیں تھے ۔

سیدنا سلیمانؑ اور پرندوں سے ھم کلام ھونے کا علم:

ان کے بعد ان کے بیٹے حضرت سلیمانؑ بادشاہ بنے ۔وہ اللہ تعالیٰ کے نبی بھی تھے اور وقت کے بادشاہ بھی تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسی شاھی دی جو دنیا میں نہ کسی کو پھلے ملی اور نہ بعد میں ملے گی ۔ان کی

شاھی انسانوں پر بھی ،جنوں پر بھی،پرندوں پر بھی ،مچھلیوں پر بھی،اور ھوا پر بھی تھی۔ان کو بھی ایک خاص علم دیا گیا تھا ۔ انھوں نے لوگوں کو فرمایا ۔یٰٓ اَیُّھَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْ طِقَ الطَّیْرَ (النمل:١٦)اے انسانوں! اللہ تعالیٰ ھمیں پرندوں کے ساتھ ھم کلام ھونے کا علم عطا فرمایا ھے۔

ایک دفعہ انھوں نے اپنے لشکر میں دیکھا کہ ھدھد نھیں تھا ۔یہ ھدھد پرندہ اپنی چونچ سے زمین میں سوراخ کر کے بتاتا تھا کہ وھاں پانی سطح زمین سے قریب ھے یا نھیں۔ جب انھوں نے اسے غیر حاضر پایا تو فرمایا کہ یا تو یہ کوئی معقول وجہ بتائے یا پھر اسے سزا ملے گی ۔اتنے میں ھدھد آگیا ۔اس نے آکر کھا کہ جی میں آپ کے پاس قوم سبا کی ایک شھزادی کی خبر لے کر آیا ھوں ۔وہ سورج کی پرستش کرتی ھے۔

ھدھد پرندے میں علم کی وجہ سے جرأت:

اب یھاں پر ذرا غور کیا جائے کہ کھاں حضرت سلیمانؑ کی شان اور کھاں چھوٹا سا ھدھد پرندہ ۔چونکہ اس کے پاس علم تھا اس لئے وہ بڑہ بڑہ کر بول رھا تھا ۔اس نے کھا ۔

اَحَطْتُّ بِمَالَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍ بِنَبَاٍيَّقِيْنٍ (النمل:٢٢)میں وہ جانتا ھوں جو آپ نھیں جانتے اور میں قوم سبا کی ایک ٹھوس خبر لایا ھوں ۔اس پرندے کی کیا اوقات تھی کہ حضرت سلیمانؑ کے سامنے بولے ۔مگر علم اس کو جرأت دے رھا تھا ۔چنانچہ اس کی خبر پر خطوط بھیجے گئے ۔بالآخر وہ وقت آیا ملکہ بلقیس خود آنے لگی۔

آسف بن برخیا کا مقام:

جب ملکہ بلقیس آرھی تھی تو حضرت سلیمانؑ کا جی چاھا کہ میں اس کے آنے سے پھلے اس کا تخت منگوالوں۔چنانچہ جب دربار لگا تو حضرت سلیمانؑ نے فرمایا۔

اَیُّکُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ○ (النمل:٣٨) کہ تم میں سے کون ھے جو اس کا تخت اس کے پھنچنے سے پھلے میرے پاس لاکر حاضر کر دے ؟۔ قَالَ عِفْرِیْتٌ مِّنَ الْجِنِّ جنوں میں سے عفریت نامی ایک جن تھا ،وہ کھڑا ھوا اور اس نے کھا ۔ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ (النمل:٣٩)میں وہ تخت آپ کی محفل برخاست ھونے سے پھلے آپ کے پاس پھنچا دیتا ھوں ۔حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ یوں تو بھت دیر ھو جائے گی ،مجھے تو بھت پھلے چاھیے۔اس بات پر جن بھی چپ ھو گئے ۔حضرت سلیمانؑ نے پھر پوچھا کہ کیا کوئی اور ھے جو یہ کام کرکے دکھائے ۔بالآخر ان کی محفل سے آصف بن برخیا نامی ایک آدمی کھڑا ھوا ۔قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ مِنَ الْکِتٰبِ کھا اس شخص نے جس کے پاس کتاب کا علم تھا ۔علم کی

شاھی دیکھئے ،علم کی طاقت دیکھئے ـ وہ کھنے لگا ـ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡ تَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَمیں آپ کے پلك جھپکنے سے پھلے وہ تخت آپ کے پاس پھنچا دیتا ھوں۔

فَلَمَّا رَاٰہُ مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَہٗ قَالَ ھٰذَامِنۡ فَضۡلِ رَبِّیۡ (النمل:٤٠)حضرت سلیمانؑ نے پلك جھپك کر دیکھا تو تخت موجود تھا ـ آپ نے فرمایا که یه میرے پروردگار کا فضل ھے ـ اس سے علم کی طاقت کا اندازہ کیجئے که جو کام جن بھی نه کر سکے وہ ایك عالم کر دکھایا ـ

حضرت خضرؑ اور امور تلوینیه کا علم :

علم میں اتنی عظمت ھے که ایك غیر نبی کو ایك نبی کا استاد بننے کا شرف نصیب ھوتا ھے ـ حضرت خضرؑ کے بارے میں محدثین نے لکھا ھے که وہ نبی تو نھیں تھے البته بڑے اولیاء میں سے تھے ـ ان کی نبوت میں اختلاف ھے مگر ان کی ولایت پر اتفاق ھے ـ وہ غیر نبی تھے مگر ان کے پاس ایك علم تھا ـ جس کا ذکر کرتے ھوئے الله تعالیٰ فرماتے ھیں ـ فَوَجَدَا عَبۡدًا مِّنۡ عِبَا دِنَاۤ اٰتَیۡنٰہُ رَحۡمَۃً مِّنۡ عِنۡدِنَا وَعَلَّمۡنٰہُ مِنۡ لَّدُنَّا عِلۡمًا (الکھف:٦٥)ان کو الله تعالیٰ نے علم لدنی عطا کردیا تھا ـ جو که تکوینی امور کے بارے میں تھا ـ ایك شریعت کا علم ھوتا ھے اور دوسرا تکوینی علم ھوتا ھے ـ تکوینی علم حاصل کرنا ھمارے لئے ضروری نھیں ھے ـ یه علم کائنات کا نظام چلنے سے متعلق ھے۔ھمیں تو صرف شریعت کا علم حاصل کرنا ھے۔انبیائے کرامؑ شریعت کا علم لاتے رھے لیکن حضرت خضرؑ کے پاس تکوینی علم تھا ـ ایك ایسا وقت آیا که الله تعالیٰ نے اپنے پیغمبر حضرت موسیٰ کلیم اللهؑ کو بھیجا که آپ ذرا جا کر ان سے ملئیے۔یھاں یه نکته غور طلب ھے که ایك نبیؑ ایك غیر نبی کے پاس علم پانے کیلئے تشریف لے گئے۔

اسلام میں ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے ٹھوس دلائل:

دلیل نمبر١:

کیا اسلام میں بھی ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے کچھ تعلیمات ملتی ھیں ؟جی ھاں ،اس ٹیکنالوجی کے فروغ کیلئے ھمیں کتاب وسنت کے اندر کئی دلائل ملتے ھیں ـ دیکھئے نبی ﷺ نے ساری زندگی کبھی سفر نھیں کیا ،نه کبھی بحری جنگ کی بلکه صرف غزوات میں حصه لیا جو که زمینی جنگیں کھلاتی ھیں۔مگر آپ ﷺ کو پته تھا که اسلام کی مضبوطی اور سر بلندی کیلئے جیسے بری جنگیں ضروری ھیں ایسی ھی بحری جنگیں بھی ضروری ھیں ـ چنانچه آپﷺ نے فرمایا !میری امت میں جو سب سے پھلے بحری جنگ کریں گے میں ان لوگوں کو جنت کی بشارت دیتا ھوں۔اگر خشکی پر الله کے نام کیلئے

لڑرھے ھیں تو اللہ کے دین کو پھنچا نے کیلئے ان کو برتری (سمندروں میں بھی جانا پڑے گا ۔)

دلیل نمبر ۲:

ایك صحابیؓ نے نبیﷺ سے مصافحہ فرمایا اس کے ھاتھ بھت سخت تھے ۔آپ ﷺ نے پوچھا ،یہ کیا ھے؟ کھنے لگا ،جی میں پتھر توڑتا ھوں اس لیے میری ھتھیلی کا گوشت سخت ھو گیا ھے آپ ﷺ نے فرمایا۔اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللّٰهِھاتھ سے محنت مزدوری کرنے والا اللہ کا دوست ھوتا ھے ۔اگر آج کے دور میں کوئی آدمی ھاتھ سے محنت مزدوری کرے گا تو وہ عین اسلامی چیز سمجھی جائے گی اور اللہ رب العزت اس کو ثواب عطا فرمائیں گے ۔

دلیل نمبر۳:

ایك صحابیؓ ھاتھ میں چمکدار تلوار لے جا رھے تھے ۔نبی اکرم ﷺ نے دیکھا تو پوچھا کہ تیرے ھاتھ میں کیا ھے ؟وہ کھنے لگے ،جی یہ تلوار ھے ،ایك قافلہ فلاں جگہ کی بنی ھوئی تلوار لے کر آیا تو میں نے ان سے خرید لی ۔اللہ کے محبوب ﷺ نے فرمایا، اگر تو اپنے ھاتھ کی بنی ھوئی تلوار سے جھاد کرتا تو اللہ رب العزت تجھے دوھرا اجر عطا فرما دیتے ۔تو یہ کیاچیزھے؟ اپنی ٹیکنالوجی اور وسائل کو بڑھانے کیلئے کیا جارھاھے

دلیل نمبر٤:

شروع میں صحابہ کرامؓ کو عبرانی زبان نھیں آتی تھی ۔دنیا کے بادشاھوں کو اسی زبان میں خطوط لکھے جاتے تھے ۔چونکہ صحابہ کرامؓ صرف عربی جانتے تھے اس لیے وہ یہ خطوط یھودیوں سے لکھواتے تھے ۔ایك مرتبہ ایك صحابیؓ کھنے لگے ،اے اللہ کے نبی ﷺ !ھمیں کیا پتہ وہ کیا لکھ دیتے ھیں ،اگر اجازت ھو تو میں عبرانی زبان سیکھ کر آتا ھوں ۔آپ ﷺ نے اجازت دے دی ۔چنانچہ وہ صحابیؓ وھاں سے گئے اور پندرہ دنوں کے اندر وہ زبان سیکھ کر واپس تشریف لے آئے۔

محمد بن قاسمؒ کا عظیم کارنامہ :

دینی علوم سے انسان کے کمالات اجاگر ھو جاتے ھیں اسلامی دنیا میں سب سے کم عمر سپہ سالار اسامہ بن زیدؓ اور محمد بن قاسمؒ ھیں۔

سترہ سال کی عمر میں سپہ سالاری کے فرائض سر انجام دیئے ۔آج سترہ سال کا بچہ گھر کا نظام نھیں چلاسکتا جبکہ وہ سترہ سال کا بچہ ایك فوج کا جرنیل بن کر آرھا ھے ۔اسلام نے ان اٹھتی جوانیوں کو ایسی صفات عطا کر دیں کہ انھوں نے پوری کی پوری فوج کو کمانڈ کر کے دکھا دیا۔

مسلمان سائنسدانوں کی خدمات:

اسلام کو جو عروج ملا تو اس میں جہاں مصلے پر بیٹھنے والوں کا حصہ ہے ،وہاں ان کا بھی حصہ ہے کہ جنھوں نے اس امت کو دنیاوی فائدے پہنچانے کیلئے کام کیا سائنس اور ٹیکنالوجی کیلئے انتھک کوششیں کیں اور بڑے بڑے کارنامے سر انجام دیئے۔ رئیس الاطباء بو علی سینا نے ”القانون فی الطب “نام کی کتاب لکھی ۔آپ حیران ہونگے کہ سینکڑوں سال گزرنے کے بعد آج کے سائنسی دور میں بھی یہ ایک مستند کتاب سمجھی جاتی ہے ۔ابن رشد نے سب سے پہلے تحقیق کی کہ جس آدمی کو ایک مرتبہ چیچک نکل آتی ہے اس کو دوبارہ زندگی بھر چیچک نہیں نکلتی۔علم ہندسہ میں نصیر الدین طوسی نے اقلیدس کی مبادیات کی شرح لکھی ۔بصریات کی سائنس میں ابو الہیشم نے کتاب المناظر لکھی ۔علی بن عیسی نے تذکرۃ الکحالین لکھی اور علم جراحی میں محذرات کے استعمال کی تجویز پیش کرنے والا پہلا شخص بنا۔

حکیم ترمذی کی سائنسی خدمات:

حکیم ترمذیؒ بیک وقت ایک عالم اور محدث بھی تھے اور بڑے ماہر طبیب بھی تھے ۔ترمذ میں اس عاجز کو حاضر ہونے کا موقع ملا ۔ان کا بنایا ہوا ہسپتال دیکھا ۔یہ ایک عجیب تجربہ تھا۔ اس دور میں انھوں نے آپریشن کرنے کیلئے زیر زمین جگھیں بنائی ہوئی تھیں۔ آپ حیران ہونگے انھوں نے نیچے ایسیی جگہ بنائی ہوئی تھی کہ وہ جراثیم سے بالکل پاک تھی ۔ایسے لگتا تھا جیسے ایک نئی دنیا ہے ۔اس دور میں آپریشن کرنے کیلئے جگھوں کو ایئر کنڈیشنڈ بنانا،صاف ستھرا ماحول پیدا کرنا اور ان تجربہ گاھوں کا قائم کرنا ہمارے سلف و صالحین کا کارنامہ ہے ۔

مرزا الغ بیگ اور خلائی سفر کا تصور :

سمر قند میں انھوں نے ایک خلائی تجربہ گاہ بنائی ہوئی ہے ،وہ لیبارٹری ایک مسلمان سائنسدان نے بنائی تھی ۔جب رشیا نے سب سے پہلا خلائی سیّارہ بھیجا تو اس کی سائنسی فلم نے اس بات کو تسلیم کیا کہ ہمیں یہ تمام معلومات اس لیبارٹری سے ملی تھیں جو ایک مسلمان سائنسدان مرزا الغ بیگ نے قائم کی تھی۔مرزا الغ بیگ محلات میں رہنے والا شہزادہ تھا ،اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر تحقیق کا ایسا مادہ رکھ دیا تھا کہ اس کی تحقیقات کو بنیاد بنا کر روس نے دنیا میں سب سے پہلا سیارہ بھیجا۔

محمد بن موسیٰ الخوارزمی کے سائنسی کارنامے:

خوارزم از بکستان کا ایک بڑا شہر ھے ۔بخارا سے آپ وھاں پھنچنا چاھیں تو کم و پیش دس گھنٹے لگے گیں کیونکه یه پھاڑی سفر ھے ،ایك علیحدہ سا شہر نظر آتا ھے مگر اس خوارزم نے بڑے بڑے سائنسدان پیدا کیے ،یه بڑا مردم خیز علاقه بنا ۔محمد بن موسی الخوارزمی اسی شہر کے با شندے تھے جنھوں نے الجبرا کی بنیاد رکھی ۔یه الجبرا عربی زبان کا لفظ ھے ۔الجبرا میں ھم جو الوگریتھم پڑھتے ھیں اس کا تصور بھی انھوں‌نے دیا ۔جس چیز کا پته نه ھو اس کیلئے الجبرا میں "ایکس" ڈال دیتے ھیں یه کراس یعنی ایکس کی علامت ڈالنے کی بنیاد محمد بن موسی الخوارزمی نے ھی رکھی ۔الجبرا میں ھم منفی کی علامت لگا دیتے ھیں ،یه بھی سب سے پھلے محمد بن موسی الخوارزمی نے استعمال کی انھوں‌نے الجبرا پر ایك کتاب لکھی جس کا نام

"کتاب المختصر فی الجبرا والمقابله" تھا اس کا جب لاطینی زبان میں ترجمه کیا گیا تو اس وقت یورپ میں پھلی دفعه الجبرا کی تعلیم پھنچی۔

مسلمان سائنسدانوں کو پذیرائی نه ملنے کی وجه:

محترم سامعین کرام!ھماری ملت میں‌جابر بن حیان ، محمد بن موسی الخوارزمی،ابن ھیشم ،البیرونی ،ابن سینا،ابن نفیس اور ابو حنیفه دینوری اتنے بڑے بڑے سائنسدان گزرے ھیں که ان کا مرتبه گلیلیو،نیوٹن،جان والٹن،آئن سٹائن سے کسی طرح بھی کم نھیں۔ مگر مصیبت یه تھی که ان مسلمان سائنسدانوں کی تحقیقات شخصی محنت کا نتیجه تھیں ۔حکومت وقت نے اگر ان کی سر پرستی کی ھوتی تو یه باتیں‌آج قانون بن کر ان کے ناموں سے مشھور ھوتیں۔

دینی اداروں کی اھمیت تاریخ کے حوالے سے :

مجھے ایك خط کے بارے میں بتایا گیا جو ایك عجائب گھر میں‌محفوظ کیا ھوا ھے یه لیٹر اس وقت کا ھے جب قرطبه،سپین،اندلس اور بغداد میں‌مسلمانوں کی بھت بڑی بڑی یونیورسٹیاں ھوتی تھیں۔اس دور میں‌برطانیه کے باد شاہ نے مسلمان بادشاہ کو خط لکھا که آپ کے ملك میں عورتوں کی تعلیم کے بھت اچھے اچھے ادارے ھیں‌میں‌بھی اپنی بھن کو اس ادارہ میں داخل کروانا چاھتا ھوں ،آپ برائے مھربانی اسے داخله دے دیجئے۔

الله رب العزت کا وعدہ:

الله رب العزت فرماتے ھیں۔اِنِّیۡ لَا اُضِیۡعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنۡکُمۡ مِنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثٰیالله رب العزت کا وعدہ ھے کہ مرد ھو یا عورت ،میں تمھارے کیے ھوئے عمل کو کبھی رائگاں نہیں جانے دوں گا ۔آج محنت کا میدان ھمارے لیے وسیع کر دیا گیا ھے ھمارے اسلاف نے محنتیں کیں اور ان کی محنتوں سے آج پوری دنیا فائدہ اٹھا رھی ھے اگر ھم نے آج محنت کی تو ھم کو بھی الله تعالیٰ قبول فرما لیں گے۔ایك دوسری جگہ فرمایا ۔اَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِ نۡسَانَ اِلَّا مَاسَعٰی۔۔انسان کو وھی کچھ ملتا ھے جس کیلئے وہ محنت کرتا ھے ۔یھاں پر یہ نھیں فرمایا گیا کہ مسلمان کو وھی کچھ ملتا ھے جس کیلئے وہ محنت کرتا ھے بلکہ انسانوں کی بات کی گئی ھے جس میں مسلم اور غیر مسلم دونوں کی بات کی گئی ھے ۔چنانچہ جب غیر مسلموں نے محنت کی تو ان کی محنت کا بدلہ الله تعالیٰ نے اسی دنیا میں ان کو دے دیا۔

مسلمان سائنسدانوں کا اجمالی تعارف:

۱۔بو علی سینا(۱۰۳۷۔۹۸۰ء) کا لقب مسلم دنیا کا ارسطو۔ماھر طبیب اور عظیم مفکر تھے۔

۲۔محمد بن موسی الخوارزمی(۷۵۰۔۷۸۰ء)مسلم ریاضی دان ،گنتی کا موجد ،آپ نے رسم الخط دریافت کیا اور الجبرا میں منفی علامتیں شامل کیں۔

۳۔ یعقوب الکندی(۸٤۰۔۷۷۸ء)مسلمان ریاضی دان اور ھیت دان تھے۔

٤۔الفارابی(۹۰۳۔۸۳۲ء)مسلمان ریاضی دان اور ھیت دان تھے۔

٥۔زکریارازی (۹۲٥۔۸۲٥ء)مسلمان طبیب اور کیمیا ء دان تھے۔

٦۔ابن مسکویہ(۱۰۳۰۔۹٥۰ء)بھت مشھور کیمیادان تھے۔

۷۔عمر خیام(مشھور شاعر او ر ریاضی دان تھے۔

۸۔ابن طفیل (۱۱۸٥۔۱۱۰۰ء)عظیم فلسفی اور طبیب تھے ۔

۹۔ابن بیطار(۱۲٤۸۔۱۱۸۱ء)مشھور ماھر نباتات تھے ۔

۱۰۔عورتیں بھی اس میدان میں پیچھے نھیں رھیں مثلاً ام الحسن بنت ابو جعفر ماھر طبیبہ تھیں،طبیبہ زینب آنکھوں کے علاج میں بھت مشھور تھیں ،علیہ بنت المھدی ،عائشہ بنت احمد اور دلاوہ بنت خلیفہ مشھور شاعرات گذری ھیں ۔

تعلیم کی اسلام میں اس قدر اھمیت ھے کہ بدر میں جو کفار مسلمانوں نے قید کیے تھے رسول اللهﷺ نے ان

سے کہا ھمارے مسلمانوں کو تعلیم دو تو تمھیں چھوڑ دیا جائے گا ھم جب صحیح مسلمان تھے تو دنیا میں تعلیم کی بڑی یونیورسٹیاں بھی ھماری تھیں اس وقت دنیا کی پانچ سو بڑے تعلیمی ادارے غیر مسلم ممالك میں ھیں ۔

لمحه فکریه:

محترم سامعین کرام !آج ھم "پدرم سلطان بود"کا نعرہ لگاتے ھیں که ھمارا باپ دادا بڑی عزتوں والے تھے تو یه بھی تو بری بات ھے که ان کی اولاد کتنی نکھٹو ھے ھمیں چاھیے که جو سرمایه ھمارے اسلاف نے ھمیں دیا تھا ھم اسے لے کر آگے بڑھیں اور دنیا کو علم کے نور سے منو ر کریں۔

قوت عشق سے ھر پست کو بالا کردے　　　　دھر میں اسم محمد سے اجالا کر دے

یه تھا مسلمانوں کا شاندار ماضی ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ھیں اس کا مطلب اس وقت مسلمان سمجھتے تھے پھر دو سو سال ھو چکے ھیں ھمیں سوئے ھوئے آج دنیا کی 500بڑی تعلیمی درسگاھوں میں کوئی ھماری درسگاہ شامل نہیں کوئی بڑی یونیورسٹی مسلمانوں کے کسی ملك میں نہیں یه سونے کا رزلٹ ھے ۔سائنس کے علوم سے ھم واقف نہیں محنت کرنا ھم بھول گئے ۔غربت ،فاقه کشی اور تنگ دستی جیسے مسائل کا شکار مسلمان ھیں کبھی مسلمان کسی کی مدد کیا کرتے تھے آج غیر سے بھیك مانگتے ھیں کل تك مسلم کے سامنے دنیا جھولی پھیلاتی تھی آج مسلم ان کے سامنے جھولی پھیلاتے ھیں کیوں؟کیا اب الله تعالیٰ نہیں ؟ھر گز نہیں الله تعالیٰ ھیں کیا اب قرآنی تعلیمات بوسیدہ ھو چکی ھیں ،ھر گز نہیں قرآن آج بھی کامیابی کی راہ دکھاتا ھے مگر مسلمانوں نے الله کے احکامات کو بھلادیا ۔خلافتِ عثمانیه کیوں ختم ھوئی مسلمان عیاش ھوچکے تھے ۔عیش پسندی نے انکو رب سے دور کر دیا ۔کفر نے انھیں مٹا دیا ساڑھے آٹھ سو سال ھسپانیه سے مسلمانوں کے اقتدار کا سورج اسی لئے غروب ھوا تھا که مسلمان اپنی تاریخ کو بھول گیا تھا یه سلسله کب تك رھے گا کب تك ھم ساری ایجادات میں کافروں کے محتاج رھیں گے کب تك ان سے بھیك مانگتے رھیں گے الله کا قرآن کھتا ھے کافر کبھی بھی مسلمان کا دوست نہیں ھو سکتا ھے مسلمانوں الله کے فرمان کویقین کے ساتھ ماننا چاھئیے ۔

مسلمانوں ھماری کوتاھیاں ،خامیاں جتنی بھی ھیں ھم ان سے آگاہ ھیں اب یه سلسله ختم ھوجانا چاھئیے۔ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ھیں اس کا صحیح مطلب یه ھے که عملًا ھم درست ھوجائیں صحیح سمت کا تعین کر لیں ۔علم کے حصول کیلئے محنت کریں افسوس که تحصیل علم بھی آج

مشکل ھے تعلیم بیچی جا رھی ھے غریب کا تعلیمی نصاب بھی غریب ھے امیر زادے ھی مہنگی تعلیم حاصل کر سکتے ھیں یہ فرق رسول اللہ ﷺ نے ختم کیا تھا ،آج یہ فرق کافر کی محنت سے رائج ھے یہ فرق بھی ختم کرنا ھوگا تب ھی ھم ترقی کر سکیں گے ۔پاکستان کی ترقی میں سب سے بڑی رکاوٹ جھالت اور تعلیمی فرق ھے ھر شخص اپنے بچوں کی تعلیم پر توجہ دے والدین پر تعلیم اولاد کے حقوق میں سے ایك ھے امید ھے کہ ھم سب آج کے بعد تعلیم پر محنت کریں گے ۔

تعلیم کے بعد ترقی کیلئے اھم بات حب الوطنی ھے ۔اگر اس دھرتی سے محبت نھیں کریں گے جس میں ھم جیتے ھیں نہ تو ملك ترقی کر سکے گا اور نہ ھی عوام ۔ھم میں حب الوطنی بھت کم ھے پتہ نھیں پاکستان کس کی دعا سے قائم ھے وگرنہ اس ملك کے ساتھ 60سال سے جو ھورھا ھے اب تك اس کا وجود بھی ختم ھو چکا ھوتا ۔دھرتی ماں کی حیثیت رکھتی ھے مگر ماں کے باغی آج بھی ھیں اسلام نے حب الوطنی پر بھت زور دیا ھے ملکی بغاوت کی سزا اسلام میں قتل ھے اگر ملك سے محبت ھوگی تو خیال رکھا جائے گا ھم دیکھتے ھیں کہ پاکستانی عوام بسا اوقات جذبات میں اس قدر ملك کا نقصان کر دیتے ھیں کہ جسکی سزا سارے پاکستانی اور ھماری آنے والی نسلوں کو بھکتنی پڑتی ھے مثال کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے خاکے کافروں نے بنائے تو پاکستانی مسلمانوں نے ٹائر جلا کر راستے بلاك کر دئیے بتائیے جن کافروں نے یہ کام کیا ھے رب انکو تباہ کرے مگر راستے بلاك کرنے سے ممکن ھے ھمارے مسلم بھائیوں کو کتنی تکلیف ھوئی ھوگی کسی نے ایمر جنسی میں جانا ھوگا جو نھیں جا سکا کسی نے ھسپتال پھنچنا تھا مگر راستے بند ھونے سے فوت ھوگیا سکول سے بچے رہ گئے مزدور جو مزدوری سے وقت پر کھانا کھاتے تھے وہ بھوکے رہ گئے پھر ٹائر جلانے سے بیماریاں بڑھتی ھیں۔بس ھماری عجیب سی عادت ھے گاڑیوں کو جلانا سرکاری املاك کو نقصان پھنچانا اپنے بھائیوں کو تنگ کرنا تب ھی تو ھم ترقی نھیں کر سکتے ۔مسلمانوں ان حالات سے نکلو اپنے ذھنوں میں وسعت پیدا کرو ملك سے محبت رکھو محنت کرنا سیکھو آگے بڑھنے کیلئے کوشش کرو انشا اللہ وہ وقت دور نھیں کہ ھم ترقی یافتہ قوم بن جائیں خوشحالی ھمارا مقدر بن جائے امن اور سکون سے زندگی گزاریں یہ تھا مختصرسا مطلب ستاروں سے آگے جھاں اور بھی ھیں ۔

کیا آپ نے کبھی سوچا ھے ؟

جب ھم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پھچان تھی تعلیمی درس گاھیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسدان بھی

مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت ،لسانیت کو اپنایا اور فرقه بندی کو اپنی پهچان بنایا تب سے هم هر شعبه میں زوال کا شکار هیں پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جارهی هے آئیے هم پهر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پهچان بطور مسلمان کروائیں تاکه الله کی رحمتوں کا نزول هو گم شده علمی میراث واپس مل جائے اور عظمتِ رفته بحال هو جائے اور پهر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینه منوره کی پهلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

دعا هے که الله تعالیٰ هم سب کو صحیح قرآن پاک کے مطابق تعلیم حاصل کرنے سمجھنے اور پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یارب العٰلمین

وما علینا الا لبلٰوغ ـ

اب آپ خطبه جمعة المبارك انٹرنیٹ پربھی دیکھ سکتے ہیں:

www.Johritrust.org